بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

’’فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا۔‘‘(النساء:۶۰)

اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہو تو اس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور اَحسن تاویل ہے۔

منیر احمد اعظم صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کا جواب

جناب منیر احمد اعظم صاحب آف ماریشس و جناب فاضل جمال صاحب نیو دہلی انڈیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

دو ہفتہ قبل آپکی طرف سے تحریری طور پر مباہلہ کا چیلنج موصول ہوا تھا۔ خاکسار آپکے فرمان کے عین مطابق آپکا مباہلہ کا چیلنج قبول کرتا ہے لیکن یہ عاجز اس ضمن میں چند گذارشات آپکے گوش گزار کرنا چاہتا ہے۔ ہوسکتا ہے اس سے آپ کو اور آپکے دیگر ساتھیوں کو کچھ فائدہ ہو جائے۔ واضح ہو کہ ہمارے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام مباہلہ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

’’وہ مباہلہ جس کیلئے آنحضرت ﷺ نے نصاریٰ سے درخواست کی تھی۔ وہ یہ تھا کہ آنجناب کو وحی اِلٰہی سے یقینی طور پر معلوم ہوا کہ عیسائی لوگ اس بات میں جھوٹے ہیں جو اُنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا بنا رکھا ہے۔ سچ صرف اس قدر ہے کہ مسیح علیہ السلام نبی تھا اور خدا تعالیٰ کا بندہ تھا اور اس سے زیادہ جو کچھ ہے وہ عیسائیوں کا افتراء ہے۔ ادھر عیسائی بھی کلام اللہ کے اس بیان کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں سمجھتے تھے بلکہ خیال کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کا نعوذ باللہ اپنا افتراء ہے۔ چنانچہ اوّل اِنکے اسکات والزام کیلئے ہر ایک قسم کے دلائل ونشان قرآن شریف نے پیش کیے۔ مگر اُنہوں نے اپنے تعصب کی وجہ سے ان دلائل کو قبول نہ کیا۔ آخر جب اُنہوں نے کسی دلیل کو قبول نہ کیا اور کسی نشان پر ایمان نہ لائے تو اتمام حجت کی غرض سے مباہلہ کیلئے اُن سے درخواست کی گئی۔‘‘(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۱۳۔۲۱۴)

ہم مسلمان احمدیوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب قرآن کریم ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

(۱) ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرہ۔۳) یہی کامل کتاب ہے اس اَمر میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ (۲) اَللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِیۡزَانَ ط (شوریٰ۔۱۸) اللہ وہی ہے جس نے حق کیساتھ اس کامل کتاب اور میزان کو اُتارا ہے۔ (۳) تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا (فرقان۔۲) وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان (یعنی وہ تعلیم جو حق اور باطل میں فرق کر دیتی ہے) اپنے بندے پر اُتارا ہے، تاکہ وہ سب جہانوں کیلئے ہوشیار کرنیوالا بنے۔ (۴) لَا یَاۡتِیۡہِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِہٖ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ‘‘(حٰم سجدہ۔۴۳) باطل نہ اِسکے آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے، بڑے حکیم اور حمید خدا کی طرف سے وہ اُترا ہے۔ (۵) اِنَّہٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ ٭ فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ٭ لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ (واقعہ۔۷۸،۷۹،۸۰) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے۔ اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔ اِس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔

عزیز برادران۔ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب نہ صرف کامل ہے بلکہ ہدایت دیتی ہے متقیوں کو۔ یہ میزان اور فرقان ہے کیونکہ یہ کسی بھی متنازعہ اَمر کا فیصلہ انصاف کیساتھ کر دیتی ہے۔ اور یہ ایسی سچی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ اِسکے آگے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے۔ اِسی معیار یعنی اللہ کی کتاب کے متعلق وہ بزرگ رسول ﷺ جس پر یہ ذکر نازل ہوا تھا فرماتے ہیں۔

☆’’وَقَدۡ تَرَکۡتُ فِیۡکُمۡ مَا لَنۡ تَضِلُّوۡا بَعۡدَہٗ اِنِ اعۡتَصَمۡتُمۡ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ۔‘‘(ابن ماجہ)(لوگو!) میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اِسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

اسی معیار یعنی اللہ کی کتاب کے متعلق مثیل مصطفٰے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی حکم نہیں اور اِسکے فیصلے سے سچا فیصلہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ آپؑ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

(۱)’’وَاِنَّ لِلۡقُرۡاٰنِ شَاۡنًا اَعۡظَمَ مِنۡ کُلِّ شَاۡنٍ وَاِنَّہٗ حَکَمٌ وَّ مُھَیۡمِنٌ وَّ اِنَّہٗ جَمَعَ اَلۡبَرَاھِیۡنَ وَبَدَّدَ اَلۡعِدَا۔ وَاِنَّہٗ کِتَابٌ فِیۡہِ تَفۡصِیۡلُ کُلِّ شَیۡءٍ وَفِیۡہِ اَخۡبَارُ مَا یَاۡتِیۡ وَمَا مَا مَضٰی۔ وَلَا یَاۡتِیۡہِ الۡبَاطِلُ مِنۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِہٖ وَاِنَّہٗ نُوۡرُ رَبِّنَا اَلۡاَعۡلٰی۔ اور قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے وہ حَکَم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہیمن

ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اُس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتّر بتّر کر دیا۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور اس میں آئندہ اور گذشتہ کی خبریں موجود ہیں۔ اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔'' (خطبہ اِلہامیّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۳)

(۲) ''اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع اِنسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

عزیزان گرامی۔ خاکسار کو ہندوستان کی ریاست کیرالہ (Kerala) سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی جناب شابیب حنیف صاحب کا مورخہ چھ (۶) جنوری ۲۰۱۱ء کو میرے ایک مخلص پیروکار (Disciple) عزیزم منصور احمد صاحب کی معرفت درج ذیل سوال موصول ہوا تھا۔ وہ پوچھتے ہیں۔

I would like to know what is the view of Jb Abdul Gaffar Janbah Sahib about Munir Ahmed Sb of Mauritius who claims that Allah has made him the imaam of this era, mujadid as well as promised messiah??

میں جاننا چاہتا ہوں کہ عبدالغفار جنبہ کا ماریشس کے منیر احمد صاحب جو کہ امام وقت، مجدد اور مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے؟؟

خاکسار نے شابیب حنیف صاحب کو جواباً لکھا تھا۔۔۔ ''واضح رہے کہ محمدیت کی طرح احمدیت میں اُس عمومی تجدید کا سلسلہ جو آنحضرت ﷺ کے مبارک فرمان کے مطابق شروع ہوا تھا اِنشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا لیکن حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اِلہام اور کلام کے مطابق آئندہ زمانہ کیلئے جماعت احمدیہ میں صرف اور صرف ایک موعود مصلح جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں زکی غلام فرمایا ہے کی بشارت موجود ہے۔ حضورؑ نے اپنے اِس زکی غلام کو مصلح موعود کا نام دیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے بعد احمدیت میں آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر اسی مصلح موعود نے نزول فرمانا ہے۔ محترم شابیب حنیف کے بقول اور منیر احمد صاحب کی ویب سائٹ (جماعت صحیح الاسلام) پر بھی اُنکے خلیفۃ اللہ، مسیح موعود اور مجدد ہونے کے دعاوی موجود ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا جناب منیر احمد صاحب کا موعود زکی غلام (مصلح موعود) ہونے کا دعویٰ ہے؟ اگر اُنکا جماعت احمدیہ میں موعود مصلح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر اُن سے پہلے جماعت احمدیہ میں خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود بھی موجود ہے۔ جناب منیر احمد صاحب کے متعلق مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں (alghulam.com پر مضمون نمبر ۳۴ ''خاکسار رحمت خداوندی کا شکار کیسے ہوا؟'' میں سوال نمبر ۲ کا مطالعہ کر لیں) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود اوّل تھے اور میں (منیر احمد۔) مصلح موعود ثانی ہوں۔ لیکن واضح رہے کہ احمدیت میں دو مصلح موعود نہیں ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خلیفہ ثانی اور منیر احمد صاحب کے دعاوی میں سے کس کا دعویٰ مبنی برحق ہے؟

یہ کبھی نہ بھولیں کہ ''مصلح'' اور ''مصلح موعود'' کے فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد پیشگوئی مصلح موعود کے سچے مصداق تھے تو جماعت احمدیہ میں کوئی دوسرا موعود مصلح نہیں ہوسکتا۔ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود مبنی بر جھوٹ تھا تو پھر اس سچے ''مصلح موعود'' نے تو بہرحال ظاہر ہونا ہے اور افرادِ جماعت کو اُسکی انتظار بھی کرنی چاہیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جب وہ مصلح موعود ظاہر ہوگا تو وہ خالی دعویٰ یا الہامات پیش نہیں کرے گا بلکہ اپنے الہامی دعویٰ کے علاوہ اپنی سچائی کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت بھی رکھتا ہوگا۔ میری یہاں گذارش ہے کہ اگر ماریشس کے منیر احمد اعظم صاحب جو کہ ''مدعی مصلح موعود ثانی'' بھی ہیں یا قادیانی گروپ میں سے کوئی اور احمدی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کے مطابق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعود ثابت کر دے تو میں اُسکے ہاتھ پر نہ صرف توبہ کرلوں گا بلکہ اپنی حیثیت کے مطابق اُسے جرمانہ بھی ادا کرونگا۔ لیکن اگر منیر احمد صاحب یا کوئی اور احمدی مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود ثابت نہیں کر سکتے تو پھر مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ ''مصلح موعود اوّل'' کے جھوٹا ہونے کیساتھ نہ صرف منیر احمد اعظم صاحب کا اپنا ''مصلح موعود ثانی'' ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہوجاتا ہے بلکہ اُنکے دیگر دعاوی بھی خود بخود باطل ہوجاتے ہیں۔ یاد رہے کہ بغیر ثبوت خالی دعویٰ یا الہامات تو کوئی بھی پیش کر سکتا ہے اور اِسکی کوئی اہمیت نہیں۔ کوئی بھی دعویٰ تبھی قابل غور ہوسکتا ہے جب مدعی کے پاس اپنے دعویٰ کا الہامی ثبوت یا نشانِ صداقت ہوگا۔ الہامات خواہ کتنے ہوں وہ ثبوت نہیں ہوا کرتے۔ اُمید کرتا ہوں کہ میرا یہ مختصر جواب محترم شابیب حنیف کیلئے کافی ہوگا۔''

خاکسار نے اپنے جواب میں جو لکھا تھا وہ قطعی طور پر سچ ہے اور پھر میں نے اپنے جواب میں جناب منیر احمد اعظم صاحب کیلئے کوئی غلط یا توہین آمیز لفظ استعمال نہیں کیا تھا لیکن جناب منیر احمد اعظم صاحب میرے درج بالا جواب سے بہت سیخ پا ہوئے اور اُنہوں نے میری کسی بات کو دلیل کیساتھ جھٹلانے کی بجائے میرے خلاف خطبات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ ۲۱ جنوری ۲۰۱۱ء کے اپنے خطبہ جمعہ میں اُنہوں نے اس عاجز کو بلعم باعور اور آنحضرت ﷺ کے ایک مرتد کاتب وحی کیساتھ تشبیہ دیدی (مباہلہ کا چیلنج۔ صفحہ

نمبر ۷)۔علاوہ اِسکے وہ اپنے دیگر خطبات میں اس عاجز اور میرے مخلص پیروکار عزیزم منصور احمد صاحب کو جاہل قرار دے کر اپنے دل کی خوب بھڑاس نکالتے رہے۔حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفہ ثانی) اِسکے مصداق تھے تو وہ بدزبانی کی بجائے قرآن کریم اور زکی غلام (مصلح موعود) سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں میرے دلائل کو جھٹلا کر خلیفہ ثانی صاحب کا موعود زکی غلام ہونا ثابت کر دیتے۔لیکن قارئین منیر اعظم صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کا مطالعہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ وہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قطعی طور پر نہ ثابت کر سکے ہیں اور نہ ہی کوئی اور محمودی ایسا تا قیامت ثابت کر سکتا ہے۔اعظم صاحب نے ناچار مایوس ہو کر اس عاجز اور میرے مخلص پیروکار کو مباہلہ کے چیلنج دینے شروع کر دیئے۔ہمارے آقا سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بقول ''اِختلاف امتی رَحمۃ'' میری اُمت میں اختلاف باعث رحمت ہے۔واضح ہو کہ اُمت میں کسی اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں اگر کوئی فروعی یا جزئی اختلاف پیدا ہو جائے تو قرآن کریم اور متنازعہ پیشگوئی کے سلسلہ میں مبشر اِلہامات کے ہوتے ہوئے مومنین کو آپس میں مباہلوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔حضرت بانئے جماعت احمدیہ علیہ السلام اُمت میں جزئی اختلافات کا ذکر فرما کر اور اِنکی بنا پر کیے جانے والے مباہلوں کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

''اب اگر فرض کریں کہ اِن سب میں اختلاف جزئیہ کی وجہ سے مباہلہ واقع ہو اور خدا تعالیٰ مخطی پر عذاب نازل کرے تو بلاشبہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام متفرق فرقے اسلام کے صفحہ زمین سے یک لخت نابود ہوں۔پس ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز منشاء نہیں کہ اہل اسلام ان تمام اختلافات جزئیہ کی وجہ سے ہلاک کیے جائیں۔سو ایسے مباہلات سے اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور اگر یہ عنداللہ جائز ہوتا تو اسلام کا کب سے خاتمہ ہو جاتا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۱۲)

جاننا چاہیے کہ کسی جزئی اور ضمنی اختلاف کی بناء پر کیا اللہ تعالیٰ ہم اُمتیوں کو مباہلہ کرنے کی نصیحت فرماتا ہے یا کوئی اور ہدایت دیتا ہے؟؟ تو جواباً عرض ہے کہ اس ضمن میں وہ مومنوں کو نصیحت فرماتا ہے۔''فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔'' (النساء:۶۰) اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہو تو اِس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور اَحسن تاویل ہے۔

درج بالا آیت میں مومنوں کو کسی فروعی یا جزئی اختلاف میں فیصلہ کرنے کیلئے مباہلہ کی بجائے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیصلہ لینے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے۔واضح رہے کہ ہمارے پاس قرآن کریم اور پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں مبشر اِلہامات موجود ہیں۔اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپکے غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر دلی ایمان رکھتے ہیں اور ہماری نیتوں میں کوئی کھوٹ نہیں ہے تو پھر پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے پیدا ہونیوالے اَمر متنازعہ کے فیصلہ کیلئے ہمیں کسی مباہلہ کی کیا ضرورت ہے؟ خاکسار کی پہلی کتاب جس کا نام غلام مسیح الزماں ہے۔اس کتاب کے علاوہ خاکسار نے اپنی دیگر کتب (مصلح موعود۔آمدن عید مبارک بادت) اور ستر (۷۰) کے قریب جامع مضامین میں ہزاروں صفحات پر مشتمل لٹریچر میں قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں قطعی طور پر اس حقیقت کا اثبات کیا ہے کہ موعود زکی غلام حضورؑ کا کوئی صلبی لڑکا نہیں تھا لہٰذا اگر حضورؑ کے کسی لڑکے نے اپنے مصلح موعود (زکی غلام) ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو وہ دعویٰ قطعی طور پر غلط تھا۔اللہ تعالیٰ نے اِلہامی پیشگوئی میں بطور مصلح موعود حضورؑ کو کسی صلبی لڑکے کی بجائے ایک زکی غلام یعنی کسی روحانی فرزند کی بشارت دی تھی۔خاکسار یہاں انتہائی اختصار کیساتھ بطور خلاصہ پیشگوئی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے متعلق چند باتیں عرض کرتا ہے۔

پیشگوئی زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود)۔۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں ہمارے ہاتھ میں قرآن کریم کے علاوہ ایک اور ذریعہ بھی ہے اور وہ ہیں زکی غلام سے متعلق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالے مبشر اِلہامات۔واضح ہو کہ جس طرح قرآن کریم ایک بزرگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قطعی اِلہامی کلام ہے جس کے متعلق کسی بھی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا۔اسی طرح زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات بھی ایک اُمتی نبی، مہدی و مسیح موعودؑ اور مجدد اَلف آخر کا قطعی اِلہامی کلام ہے جس نے شان انبیاء کے مطابق اس کلام کو اپنی زندگی میں اخبارات اور رسائل میں شائع کر دیا تھا۔لہٰذا اگر جماعت احمدیہ میں کسی وقت اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کے سلسلہ میں کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے یعنی ایک سے زیادہ مدعیان مصلح موعود کھڑے ہو جائیں تو اُنکے درمیان قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔مجھے اُمید ہے اس ضمن میں قارئین کرام بھی میرے ساتھ مکمل اتفاق کریں گے لیکن اگر کسی کو اس معاملہ میں پس و پیش ہو تو پھر معذرت کیساتھ کہتا ہوں کہ اُسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔اُسے دیکھنا ہوگا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر اُسکے ایمان میں کہیں کوئی کمی تو نہیں آ گئی اور وہ کہیں نام کا مسلمان اور نام کا احمدی تو نہیں ہے۔۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میثاق النبیین کے ضمن (connection) میں حضرت بانئے جماعتؑ پر نازل فرمائی تھی۔جیسا کہ وہ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔''وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ o فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o'' (ال عمران آیت =

۸۲۔۸۳) اور جب اللہ نے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اِس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُسکی مدد کرنا، فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اِس پر میری طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا تھا، ہاں ہم اِقرار کرتے ہیں، فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ اب جو (شخص) اِس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہونگے۔

واضح ہو کہ یہ وہ میثاق النبیین ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اُسکے بعد آنیوالے مصلح کی خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اِس میثاق النبیین کے مطابق مصلحین کو بھیج کر اپنے مرسلوں کی اُمتوں اور جماعتوں کا امتحان لیتا رہا ہے کہ آیا وہ اپنے دعویٰ ایمان میں سچی تھیں یا کہ نام کی مومن۔ مذہب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نئے آنیوالے مصلح کی اپنی قوم کے آگے مدلل اتمام حجت کے باوجود اُسکی قوم نے میثاق النبیین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُس کا اِنکار کر دیا۔ مثلاً حضرت مسیح ابن مریمؑ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مرزا غلام احمدؑ یہ سب میثاق النبیین کے مطابق آنیوالے موعود مصلحین تھے اور انکی قوموں نے بڑی دلیری کیساتھ اِن سب کا اِنکار کیا تھا۔ واضح رہے کہ یہودی اور عیسائی مثیل موسیٰ اور فارقلید (احمد) کو بنی اسرائیل میں ڈھونڈتے رہے جبکہ وہ بنی اسماعیل میں سے ظاہر ہو گئے۔ اسی طرح مسلمان امام مہدی کو آجتک حضرت فاطمہؓ کی عترت میں ڈھونڈ رہے ہیں اور مسیح موعود کو اسرائیلی مسیح ابن مریم علیہ السلام خیال کرتے ہوئے اُسکے نزول کیلئے آسمان کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود ایک صدی قبل ہندوستان کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان میں ایک ایسی قوم میں ظاہر ہوئے جس کا کسی مسلمان کو گمان تک نہیں تھا اور اسی وجہ سے اُمت محمدیہ کی اکثریت اُنکی قبولیت سے محروم رہی۔ یہ بھی یاد رہے کہ پہلی قوموں نے اپنے موعودوں کا اِس لیے اِنکار کیا تھا کیونکہ وہ موعود اپنی قوموں کی خود ساختہ اُمنگوں اور خواہشات کے مطابق ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ جس طرح یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی میثاق النبیین کے مطابق آزمائش ہو چکی ہے اِسی طرح کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ افراد جماعت احمدیہ کی بھی آزمائش ہوتی کہ آیا وہ اِمام آخرلزماں پر اپنے ایمان لانے میں سچے ہیں یا کہ برائے نام مومن؟ اِسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اُسکے دعویٰ کے اوائل ہی میں میثاق النبیین کے مطابق ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ آج جماعت احمدیہ بھی پہلی اُمتوں اور قوموں کی طرح پیشگوئی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے سلسلہ میں اِسی قسم کی ایک زبردست آزمائش میں داخل ہو چکی ہے۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کی غرض وغایت بھی یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کونسے احمدی حضرت مرزا صاحبؑ پر اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں اور کونسے برائے نام احمدی؟ کونسے احمدی اُس کلام اللہ کی جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اور جو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوا پیروی کرنیوالے ہیں اور کونسے نام کے احمدی اور اپنے دنیاوی مفادات کی پیروی کرنیوالے ہیں؟

برادرم منیر احمد اعظم صاحب۔ میثاق النبیین کے مطابق نازل ہونیوالی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق آپکا بھی وہی عقیدہ ہے جو جماعت احمدیہ قادیانی گروپ کا ہے اور وہ یہ کہ اِس اِلہامی پیشگوئی کے مصداق اپنے دعویٰ اور اعلان کے مطابق جناب خلیفہ ثانی صاحب تھے۔ لیکن خاکسار آپکی خدمت میں بڑے ادب کیساتھ گذارش کرتا ہے کہ یہ موعود زکی غلام حضورؑ کا کوئی صلبی لڑکا نہیں تھا اور نہ ہی قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں ایسا ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ آپکا روحانی فرزند ہے اُسی طرح جس طرح آپؑ آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند تھے۔ اب ہمارا باہمی اور بنیادی تنازعہ صرف اور صرف ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے متعلق ہے کہ اس اِلہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی اور جس کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا کیا وہ موعود زکی غلام حضورؑ کا کوئی صلبی لڑکا تھا یا کہ وہ آپکا کوئی روحانی فرزند ہے؟

برادرم۔ واضح رہے کہ جس قرآن کریم کو ہم فرقان اور میزان مانتے ہیں اور جس کے نہ آگے سے اور نہ ہی پیچھے سے جھوٹ آسکتا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے بلکہ ہمارے ہر متنازعہ دینی اَمر میں فیصلہ کیلئے معیار بھی ہے۔ اِس کتاب کے مطابق جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ بندے کو کسی وجود کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت وہ مُبَشّر وجود عالم ناسوت (یعنی دنیا) میں موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بعض انبیاء علیہم السلام کی مثالیں دے کر ہمیں بخوبی سمجھایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُنکے بچوں کی بشارتیں دی تھیں تو اُس وقت وہ بچے دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ یہ سب بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت اِبراہیمؑ کو حضرت اِسماعیلؑ اور اِسحاقؑ اور یعقوبؑ کی بشارتیں بخشیں تھیں اور بشارت کے وقت یہ دونوں بیٹے اور پوتا دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ اِسی طرح حضرت یحییٰؑ اور حضرت مسیح ابن مریمؑ بھی بشارت کے وقت دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے اور یہ حقیقت درجِ ذیل آیات سے کامل طور پر ثابت ہوتی ہے مثلاً۔۔۔(۱) صافات=آیات۔۱۰۱ تا ۱۰۳ (۲) ہود=آیات۔۷۲ تا ۷۳ (۳) ذاریات=آیات۔۲۹ تا ۳۱ (۴) الحجر=آیات۔۵۴ تا ۵۶ (۵) مریم=آیات۔۸ تا ۱۰ (۶) ال عمران=آیات۔۳۹ تا ۴۱ (۷) ال عمران=آیات۔۴۶ تا ۴۸ (۸) مریم=آیات۔۲۰ تا ۲۱۔

قرآن کریم کی مذکورہ بالا سورتوں میں درج بالا آیات کے مطابق پڑتال کر کے دیکھا جاسکتا ہے کہ بشارت کے وقت اِن مبشروں اور موعودوں میں سے کوئی ایک بھی دنیا میں موجود

نہیں تھا بلکہ یہ سارے غلام (غلام) بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں چونکہ ہمارا یا ہمی تنازعہ زکی غلام کے متعلق ہے جس کو حضورؑ نے مصلح موعود فرمایا تھا لہٰذا خاکسار دیگر انبیاء کا ذکر چھوڑتے ہوئے یہاں صرف حضرت مریم علیہ السلام کا واقعہ لکھتا ہے۔ جب فرشتہ آپکے آگے ظاہر ہو کر فرماتا ہے۔

''قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا★قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَکُ بَغِیًّا★قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَ لِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَۃً مِّنَّا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا★''(مریم ۔۲۰،۲۱،۲۲) ترجمہ۔(تفسیر صغیر) (فرشتہ نے) کہا۔ میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تاکہ میں تجھے (وحی کے مطابق) ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔(مریم نے) کہا۔ میرے ہاں غلام کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھُوا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔(فرشتہ نے) کہا (بات) اِسی طرح ہے (جس طرح تو نے کہی، مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے، کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اِسلئے یہ غلام پیدا کریں گے) تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت (کا موجب بھی بنائیں) اور یہ (اَمر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

جب فرشتہ نے حضرت مریم علیہ السلام کو ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی تو اُس وقت حضرت مریم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میرے ہاں غلام کیسے پیدا ہوگا کیونکہ میں تو غیر شادی شدہ ہوں وغیرہ۔ حضرت مریم کا فرشتہ سے یہ مکالمہ ظاہر کر رہا ہے کہ موعود زکی غلام اس وقت مریم کے پاس نہیں تھا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ فرشتہ اور مریم کے درمیان اس مکالمہ کا ذکر قرآن کریم میں نہ فرماتا تو پھر کوئی انسان ضد کیساتھ کج بحثی کر سکتا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ غلام پہلے سے مریم کے پاس ہو۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے فرشتہ اور مریم کے درمیان مکالمے کا ذکر فرما کر ہر قسم کی کج بحثی کی گنجائش کو ختم کر دیا۔

قرآن کریم کی مندرجہ بالا سورتوں میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کو جب فرشتوں نے اُنہیں غلاموں کی بشارت سے نوازا تھا تو اس وقت اِن انبیاء اور حضرت مریم علیہ السلام نے جواباً فرمایا تھا کہ ہمارے ہاں غلام کیسے پیدا ہونگے؟ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذکورہ انبیاء اور فرشتوں کے درمیان مکالموں کی روشنی میں اپنی ایک سنت کا اظہار فرمایا ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کو کسی غلام کی بشارت دیتا ہوں تو بشارت کے وقت وہ مبشر دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں مزید اپنی سنت کے متعلق فرمادیا کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا(سورۃ فتح۔۲۴) اللہ کی اِس سنت کو یاد رکھو، جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ وہ سنت اللہ جو قرآن کریم میں وارد ہو چکی ہے۔ وہی اِمام اور مہیمن ہے اور ممکن نہیں ہے کہ اس سنت اللہ سے ہٹ کر کوئی الہام کسی پر نازل ہو۔ اِس ضمن میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔''(روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات کا ترتیب وار نزول۔ اب خاکسار وہ سارا مبشر کلام اِلٰہی یہاں درج کرتا ہے جو حضورؑ پر زکی غلام کے سلسلہ میں نازل ہوا تھا۔

(۱) ۱۸۸۱ء (تخمیناً)۔''اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَسِیْنٍ۔'' یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء۔ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے اِلہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے

گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''(تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۳) ۱۸۹۴ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ''۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۴) ۱۸۹۶ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔مَظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔''ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۵) ۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء۔''اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔''یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۶) ۲۶/دسمبر ۱۹۰۵ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ۔نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِيْ۔''ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۰/روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰/جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) مارچ ۱۹۰۶ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ۔''ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۸) ۱۹۰۶ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔''ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۹) ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء۔''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔''ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷/ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۱۰) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔''(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔(۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔''(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۱) ۶،۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔''سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔۔۔۔۔ آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔''(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰/نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے متعلق چند اہم نکات۔

(۱) یہ بات یاد رکھیں کہ ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں (یعنی ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام) کی بشارات دی گئیں تھیں۔وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی تھی کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ملہم کی وفات تک کوئی ایسی وضاحت نہیں فرمائی۔اب اگر زکی غلام حضور علیہ السلام کا صلبی لڑکا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کو اس طرح بشارت دیتا۔سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکے تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہونگے۔اور اس طرح وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام دونوں کا حضور علیہ السلام کے صلبی لڑکے ہونے میں کوئی اِبہام نہ رہتا۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف اور صرف وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق فرمایا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔لیکن زکی غلام کیا ہوگا اور کون ہوگا اس راز پر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے پردہ نہیں اُٹھایا۔؟؟؟

(۲) اولاً۔اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۱ء میں حضور علیہ السلام پر ایک حسین غلام کی بشارت نازل فرمائی تھی۔اِسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام کی بشارتیں عطا فرمائیں۔اس مفصل اِلہامی پیشگوئی کے بعد پھر وقتاً فوقتاً مختلف اوقات میں نو (۹) دفعہ غلام کی بشارتیں نازل ہوئیں تھیں۔اس طرح غلام کے متعلق کل گیارہ (۱۱) دفعہ بشارتیں ہوئی ہیں۔واضح رہے کہ قرآن کریم میں غلام کا لفظ (۱) صلبی لڑکا اور (۲) نوجوان لڑکا دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔صلبی معنوں میں مثلاً۔حضرت ابراہیم، حضرت زکریا اور اسی طرح حضرت مریم صدیقہ علیہم السلام کو جن غلاموں کی بشارتیں ملی تھیں وہ سب اِنکے صلبی لڑکے تھے اور اِنکے گھروں میں

پیدا ہوئے تھے۔ثانیاً۔نوجوان لڑکا (youth) کے معنی میں مثلاً۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''وَ جَآءَتْ سَیَّارَۃٌ فَأَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ فَأَدْلٰی دَلْوَہٗ قَالَ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ وَ أَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً وَاللہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ۔''(یوسف۔۲۰) ترجمہ۔اور ایک قافلہ آیا اور اُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اور اُس نے اپنا ڈول ڈالا۔تو اُس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ ایک نوجوان لڑکا ہے۔اور اُنہوں نے اُسے ایک پونجی کے طور پر چھپا لیا اور اللہ اُسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کنویں میں ڈول ڈالنے والے نے کنویں میں ایک لڑکے کو دیکھا تو اُس نے اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ۔اے خوشخبری ہو یہ ایک لڑکا ہے۔اب یہاں جسے ھٰذَا غُلٰمٌ کہا گیا تھا وہ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام اِن قافلہ والوں کے صلبی لڑکے نہیں تھے بلکہ اُن کیلئے صرف ایک نوجوان لڑکا یا غلام تھے۔اسی طرح سورۃ کہف کی آیات نمبر ۷۵،۸۱ اور ۸۳ میں بھی غلام کا لفظ نوجوان لڑکا (youth) یا غلام کے معنی میں آیا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ حضورؑ کو جو گیارہ (۱۱) دفعہ غلام کی بشارتیں ہوئیں کیا یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کے متعلق تھیں؟ اگر یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کیلئے ہوئی تھیں تو یقینا یہ گیارہ لڑکے حضورؑ کے گھر میں پیدا ہونے چاہیے تھے لیکن آپ کے گھر میں صرف پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔تو پھر اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ کیا نعوذ باللہ من ذالک غلام کے متعلق یہ مبشر اِلہامات غلط تھے؟ نہیں ہرگز غلط نہیں تھے۔ بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام کی یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کیلئے نہیں ہوئی تھیں بلکہ یہ بشارتیں محض نوجوان لڑکا (youth) یا غلام کے معنوں میں ہوئی تھیں۔

(۳) ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ غلام کی گیارہ (۱۱) بشارتیں مختلف گیارہ (۱۱) غلاموں کے متعلق ہوئی تھیں یا کہ ان بشارتوں میں صرف ایک ہی زکی غلام کا وعدہ دیا گیا تھا؟ واضح ہو کہ ان تمام بشارتوں میں ایک ہی زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔اسکی وجہ یہ ہے کہ ۲۰ رفروری کی مفصل اِلہامی پیشگوئی کے بعد جو نو (۹) دفعہ غلام کی بشارتیں ہوئی تھیں۔ اِن بشارتوں میں غلام کی اِنہیں صفات کا ذکر ہے جو کہ مفصل اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمائی گئیں تھیں۔مثلاً۔اِن نو (۹) میں سے چھ (۶) بشارتوں میں اُسے بار بار حلیم، زکی اور مَظْھَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ کَاَنَّ اللہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فرمایا گیا ہے۔غلام کی یہ وہی صفات ہیں جو کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں موجود ہیں۔باقی تین بشارتوں میں ایک دفعہ اُسے صرف غلام اور دو (۲) دفعہ اُسے نافلہ فرمایا گیا ہے۔اور یہ بھی یاد رہے کہ نافلہ بھی زکی غلام یعنی مصلح موعود کو ہی فرمایا گیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے نافلہ کے معنی پوتا کرتے ہوئے جب نافلہ غلام سے متعلقہ بشارتوں کو اپنے پہلے پوتے یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے پہلے لڑکے نصیر احمد (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو یہ بتانے کیلئے کہ نافلہ کے یہاں معنی ''پوتا'' کی بجائے ''زائد انعام'' کے ہیں اُس پوتے کو فوت کر لیا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے۔وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔(بنی اسرائیل:۸۰) اور رات کو بھی تو اِس (قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر، جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔عنقریب تیرا رب تجھے مقامِ محمود میں کھڑا کرے گا۔

اسی طرح زکی غلام سے متعلقہ آخری بشارت جو کہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوئی تھی اس میں ایک یحییٰ غلام کی بشارت بھی دی گئی ہے۔ یہ یحییٰ غلام بھی وہی زکی غلام ہے۔ مثلاً ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ۔''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔'' اب یحییٰ کے لفظی معنی ہمیشہ زندہ رہنے والے کے ہوتے ہیں۔اور سخت ذہین وفہیم ہونا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیے جانے کے الفاظ دراصل لفظ یحییٰ کے قائم مقام ہیں۔ کیونکہ جو شخص علم کو زندہ رکھتا ہے علم اُسے زندہ رکھتا ہے۔علم کو زندہ کرنے والا خود زندہ ہو جاتا ہے اور لفظ یحییٰ کے بھی یہی معنی ہیں ''ہمیشہ زندہ رہنے والا''۔

(۴) اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور علیہ السلام پر جو گیارہ (۱۱) دفعہ غلام کی بشارتیں نازل ہوئی تھیں۔ یہ سب بشارتیں نہ تو صلبی لڑکوں کے متعلق تھیں اور نہ ہی ان بشارتوں میں مختلف گیارہ (۱۱) غلاموں کی بشاتیں دی گئیں تھیں بلکہ یہ سب بشارتیں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں وعدہ دیئے گئے زکی غلام کے متعلق تھیں جس نے اپنی آخری بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔مکرر عرض کرتا ہوں کہ اس زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح (وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا) اپنے برگزیدہ مہدی و مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی قطعی وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ اِس زکی غلام کو کہاں پیدا فرمائے گا۔؟ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد اِس زکی غلام کو حضورؑ کی صلب یعنی ابنائے فارس میں بھی پیدا فرما سکتا تھا لیکن اب اُس نے اِس موعود زکی غلام یعنی اس عاجز کو اپنے برگزیدہ بندے کی روحانی اولاد یعنی جماعت احمدیہ میں پیدا فرما کر اپنا فیصلہ صادر فرما دیا ہے کہ اُس نے اِسے کہاں پیدا فرمانا تھا۔؟ ؎

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

(۵) خاکسار انتہائی اختصار کیساتھ آپ سے گذارش کرتا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارت بخشی گئی تھی۔ (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا (۲) ایک زکی غلام۔لڑکے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں وضاحت فرما دی تھی کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا'' اور اس طرح اس موعود لڑکے

نے تو بہر حال حضرت مرزا صاحب ؑ کے گھر میں پیدا ہونا تھا خواہ وہ نو (۹) سالہ معیاد کے اندر پیدا ہوتا یا نو (۹) سال کے بعد۔ واضح ہو کہ یہ موعود لڑکا مورخہ ۷ راگست ۱۸۸۷ء کو بشیر احمد اوّل کے رنگ میں حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو حضورؑ کے گھر میں پندرہ (۱۵) ماہ بطور مہمان رکھ کر مورخہ ۴ رنومبر ۱۸۸۸ء کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور آگے اُسکے مثیل کی بشارت دے دی۔ اور پھر یہ مثیل مرزا بشیر الدین محمود احمد کی شکل میں پیدا ہو کر موعود لڑکے سے متعلقہ ضمنی اِلہامی پیشگوئی کا مصداق بنا۔ ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کا اصل مصداق زکی غلام تھا اور اُسے ہی حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اگر چہ ملہم نے زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اسے اپنا جسمانی لڑکا خیال کیا تھا لیکن یہ حضورؑ کا اِجتہادی خیال تھا۔ اور جب ہم زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات (جو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے بھی پہلے یعنی ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر مسلسل حضورؑ کی وفات کے قریب یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء تک آپؑ پر نازل ہوتے رہے) کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام کو حضورؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ زکی غلام آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونے والا حضورؑ کا کوئی روحانی فرزند تھا۔ یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت بانئ جماعت علیہ السلام کا کوئی بھی لڑکا زکی غلام یعنی مصلح موعود نہیں ہوسکتا لہٰذا خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط تھا۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب اپنا دعویٰ موعود لڑکا ہونے تک محدود رکھتے تو اُن کا دعویٰ درست ہوتا لیکن اُنہوں نے اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موعود لڑکا سے متعلقہ ضمنی اِلہامی پیشگوئی سے تجاوز کر کے مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام ہونے کا دعویٰ کر دیا جو کہ قطعی طور پر قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق حضورؑ کے مبشر اِلہامات کے خلاف ہے لہٰذا اُنہیں اپنے غلط اِلہامی دعویٰ مصلح موعود کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ قطع وتین کی سزا بھگتنی پڑی۔ جناب منیر اعظم صاحب۔ اگر آپ کو اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا تھوڑا بہت بھی علم ہوتا تو آپ اس عاجز کو مباہلہ کا چیلنج دینے کی کبھی غلطی نہ کرتے۔ مرزا مسرور احمد جو اپنے آپ کو غلط طور پر خلیفۃ المسیح کہلواتے ہیں۔ وہ خلیفۃ المسیح نہیں بلکہ خلیفۃ المحمود (خلیفہ ثانی) ہیں۔ آپ مرزا مسرور احمد سے کہیں کہ وہ اس عاجز کے مقابلہ پر آکر آپکے مباہلہ کے چیلنج میں آپکا ساتھ دیں۔ وہ مرنا تو پسند کریں گے لیکن پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آپکے مباہلہ کے چیلنج میں آپکا ساتھ نہیں دیں گے کیونکہ اس مباہلہ کے نتیجہ کا اُنہیں اچھی طرح علم ہے۔

برادرم منیر احمد اعظم صاحب۔ ہم اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنہیں آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ پر نازل ہونیوالے کلام یعنی قرآن کریم پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہے۔ سورۃ النساء (۶۰) کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہم اُمتیوں کو اپنے کسی بھی متنازعہ دینی اَمر میں اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ سے فیصلہ لینے کی ہدایت فرمائی ہوئی ہے۔ مزید برآں ہم اُن خوش نصیبوں میں بھی شامل ہیں جنہیں مثیل مصطفیٰ، اُمتی نبی اور مجدد الف آخر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی توفیق ملی ہے۔ اور ہمارے اس ایمان لانے کا مطلب ہے کہ ہم بشمول ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی اُن تمام مبشر اِلہامات پر بھی ایمان لائے ہیں جو زکی غلام کے سلسلہ میں حضورؑ پر نازل ہوئے تھے۔ اب ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کے سلسلہ میں زکی غلام سے متعلقہ تمام مبشر اِلہامات بھی قرآن کریم کی طرح قطعی معیار ہیں۔ اب ان دونوں معیاروں (قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات) کے مطابق اور انکی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی بھی لڑکا اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود (زکی غلام) کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا لہٰذا ان دونوں معیاروں کی رُو سے ثابت ہوا کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط دعویٰ تھا اور وہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق نہیں تھے۔ اب میری آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر آنجناب سیّدنا آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت پر پختہ یقین رکھتے ہیں تو قرآن کریم اور زکی غلام کے بارے میں حضورؑ پر نازل ہونیوالے مبشر اِلہامات کے فیصلے کو قبول فرما کر خلیفہ ثانی صاحب کے ایک قطعی غلط دعویٰ مصلح موعود (زکی غلام) سے رُجوع فرمالیں۔ ؟؟؟ اِسی میں آپکی، آپکے پیروکار جناب فاضل جمال صاحب اور آپکی جماعت کی بھلائی ہے۔ جب کھل گئی سچائی تو اس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

ملہم من اللہ کے اِلہامی دعویٰ کے بعد اُسکی مدت حیات کی حقیقت اور اس ضمن میں بعض غلط خیالات کی تردید۔

سچے ملہم من اللہ کی اپنے دعویٰ اِلہام کے بعد مدت حیات (Life Period) کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے خاکسار یہ بتانا ضروری سمجھتا ہے کہ لامحدود علم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور چنیدہ بندوں کا علم بھی اُتنا ہی ہوتا ہے جتنا علیم وخبیر ہستی اُنہیں بخشتی ہے۔ وہ بذاتِ خود علیم اور خبیر نہیں ہوتے۔ ایسے انسانوں کا علم وقت کیساتھ ساتھ بدلتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی واضح رہے کہ نبی بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی نبی پیدائشی عالم نہیں ہوتا۔ نبی کی پیدائش کے بعد وقت کیساتھ ساتھ اُس کا علم بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عام انسانوں کے برخلاف اَنبیاء کو علم بذریعہ وحی عنایت فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی کسی ولی یا نبی کا علم بدلتا ہے تو علم کے بدلنے سے اُس کا عقیدہ بھی بدل جاتا ہے اور یہ کوئی گناہ کی بات نہیں۔ مثلاً۔ ۱۸۸۴ء میں حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ ؑ کا حیاتِ مسیح ابن مریم کے متعلق وہی عقیدہ تھا جو کہ عامۃ المسلمین کا ہے اور اِس کی براہین احمدیہ سے تصدیق ہوتی ہے۔ ۱۸۹۰ء میں جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو حضرت مسیح ابن مریم کی وفات کی اِلہاماً خبر دی تو پھر آپ نے وفات مسیح ابن مریم کا عقیدہ اپنا لیا تھا۔ اسی طرح ۱۹۰۱ء سے پہلے اگر چہ وحی اِلٰہی میں آپؑ کیلئے نبی اور رسول کے الفاظ موجود تھے لیکن پھر بھی آپؑ احتیاطاً اپنے آپ کو محدث خیال کرتے رہے لیکن جب ۱۹۰۱ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اس حقیقت کا قطعی علم دے دیا کہ

آپ اُمتی نبی ہیں تو پھر آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا اور آپ اپنے اس عقیدہ پر اپنی وفات تک قائم رہے۔ اب شخصیت تو ایک ہی تھی لیکن اِلہام اِلٰہی کی روشنی میں وقت کے ساتھ ساتھ حیات مسیح اور اپنے مقام و مرتبہ کے متعلق آپکے عقائد بدلتے گئے اور یہ کوئی جائے اعتراض نہیں کیونکہ ''ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد''۔

جناب منیر احمد اعظم صاحب اور جناب فاضل جمال صاحب سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غیر احمدی حیات مسیح کے سلسلہ میں حضورؑ کی کتاب براہین احمدیہ کا حوالہ (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۰۱ تا ۶۰۲ حاشیہ در حاشیہ) آپکے آگے بطور دلیل پیش کر کے آپ دونوں سے کہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ حیات مسیح ابن مریم کے قائل تھے تو کیا حیات مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں حضورؑ کے عقیدہ کے اثبات کیلئے سوال کنندہ کی طرف سے براہین احمدیہ کا پیش کیا گیا حوالہ آپ دونوں حضرات کیلئے قابل قبول ہوگا؟ یقیناً آپکا جواب نفی میں ہوگا۔ حیات مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں براہین احمدیہ کے حوالے کو آپ اس لیے قبول نہیں کریں گے کیونکہ ۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ پر بذریعہ اِلہام اس حقیقت کا انکشاف فرما دیا تھا کہ اسرائیلی مسیح ابن مریم وفات پا چکے ہیں اور قرآن کریم نے اِس اِلٰہی انکشاف کی تصدیق فرما دی تھی۔ لہٰذا حضورؑ نے حیات مسیح کا عقیدہ چھوڑ کر وفات مسیح ابن مریم کا عقیدہ اختیار کر لیا اور اس طرح حیات مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں حضورؑ کے براہین احمدیہ کے حوالہ کی حیثیت ختم ہوگئی یا وہ اقتباس کالعدم اور منسوخ ہوگیا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ دونوں حضرات کا اب سے پہلے جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رہا ہے اور اس طرح یقیناً آپ حضرت مرزا صاحبؑ کو نبی مانتے ہونگے۔ اگر ہمارا کوئی لاہوری بھائی آپ دونوں حضرات کے آگے حضورؑ کی کتاب ازالہ اوہام کا یہ حوالہ (نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۲۰) بطور دلیل پیش کر کے آپ سے کہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا محدث ہونے کا دعویٰ تھا اور آپؑ فقط ایک محدث تھے تو کیا سوال کنندہ کی طرف سے حضورؑ کی محدثیت کے اثبات کیلئے پیش کیے گئے درج بالا حوالہ کو قبول کرتے ہوئے آپ دونوں حضورؑ کی اُمتی نبوت کا انکار کر دو گے؟ یقیناً ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ۱۹۰۱ء میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو آپکے اُمتی نبی ہونے کے مقام و مرتبہ سے خوب کھول کر آگاہ فرما دیا تھا اور پھر آپ اپنی وفات تک اپنی تحریر و تقریر میں بانگ دہل اپنی نبوت کا اعلان فرماتے رہے۔ اور اس طرح ۱۹۰۱ء سے پہلے کے آپکے وہ تمام اقتباسات جن میں آپؑ اپنی نبوت کی نفی فرماتے رہے ہیں خود بخود کالعدم اور منسوخ ہوگئے۔ منیر احمد اعظم صاحب سچے ملہم من اللہ کے دعویٰ اِلہام کے بعد اُسکی مدت حیات (life period) کے سلسلہ میں اپنے ۲۵/مارچ ۲۰۱۱ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(1)The Promised Messiah(on him be peace),in response to the hypocritical maulanas cited his own example concerning this affair.He clearly told them that a False claimant or a "lying and daring imposter" will not be able to get respite from God Almighty "for a period extending more than 20 years". He questioned them:"Is it then the way of God Almighty to grant a respite extending over more than twenty years to such lying and daring impostor?..."(Anjam-e-Atham,Ruhani Khaza'in Vol.2,pp.49-51,Essence of Islam II,pp.377-378)

''اس معاملہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے منافق مولویوں کو اپنی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک جھوٹے مدعی یا دروغ گو اور جھوٹے دعویدار کو اللہ تعالیٰ بیس (۲۰) سال سے زیادہ عرصہ کی مہلت نہیں دے گا۔ آپ نے اُن سے سوال کیا کہ ''کیا یہی خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ایسے کذّاب اور بیباک مفتری کو جلد نہ پکڑے۔ یہاں تک کہ اس افترا پر بیس (۲۰) برس سے زیادہ عرصہ گزر جائے؟'' (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۴۹۔۵۱)

(2)The Promised Messiah(on him be peace) further added:"I do not claim that an idol worshiper or an atheist or a claimant of Godhood is not granted long life,because these errors and such misguidance would be punished in the hereafter. But I do affirm that he who falsely poses as the recipient of Divine revelation is soon seized and his life is cut short. The Torah, the Gospel and the Holy Qur'an bear witness to this and so does reason. An opponent cannot set forth a single instance to the contrary from history."(Ayyam-us-Sulh, Ruhani Khaza'in Vol.14,pp.267-268 with reference to Essence of Islam II,pp.379)

''حضرت مسیح موعودؑ نے مزید فرمایا۔ میں نہیں کہتا کہ بت پرست عمر نہیں پاتے یا دہریہ اور انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں کیونکہ ان غلطیوں اور ان ضلالتوں کی سزا دینے

کیلئے دوسرا عالم ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ الہام مجھ کو ہوا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ الہام اُس کو نہیں ہوا۔ وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اُس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے اور اِسکے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا۔'' نوٹ۔ اقتباس کا اگلا حصہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا گیا ہے۔ آگے حضورؑ فرماتے ہیں۔ ۔ ۔ اور نہیں دکھلا سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعویٰ کرنیوالا پچیس (۲۵) برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا اور اُسکی تائید میں سالہائے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پھر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا؟'' (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحات ۲۶۷۔۲۶۸)

انجام آتھم اور ایام الصلح کے درج بالا حوالہ جات کی حقیقت۔ اگر کوئی انسان درج بالا حوالہ جات میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی طرف سے بیان فرمودہ بیس (۲۰) سالہ مدت حیات (Life Period) کسی مدعی کے دعویٰ اِلہام کی سچائی کے جواز کے طور پر پیش کرتا ہے تو معذرت کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ اِن رسالوں کے بعد اِسی ضمن میں حضورؑ کا اربعین میں بیان فرمودہ اقتباس اس جواز کو اُسی طرح ردّ کر دیتا ہے جس طرح وفات مسیح ابن مریم اور آپکے مقام و مرتبہ کے سلسلہ میں آپکے ابتدائی حوالہ جات ردّ ہو گئے تھے۔ ان دونوں حوالہ جات کے سلسلہ میں مختصراً عرض ہے۔

(۱) ان دونوں رسالوں انجام آتھم اور ایام الصلح کی اشاعت بالترتیب ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۸ء ہے۔ حضورؑ کے بقول اس وقت تک آپکے دعویٰ الہام کو بیس (۲۰) برس ہو چکے تھے۔ لہٰذا حضورؑ نے مخالف مولویوں کے آگے بیس (۲۰) سالہ مدت کو سچے ملہم من اللہ کے عمومی معیار کی بجائے صرف اپنے الہامی دعویٰ کی سچائی کیلئے پیش کیا تھا۔

(۲) ان دونوں حوالہ جات میں حضورؑ نے اپنے الہامی دعویٰ کی سچائی کیلئے بیس (۲۰) سالہ مدت بیان فرماتے وقت یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ جو مدعی اپنے دعویٰ اِلہام کے بعد بیس (۲۰) سال کا عرصہ (period) پالے تو اُس کا دعویٰ الہام سچا ہوگا۔

(۳) ان دونوں رسالوں کے کافی بعد یعنی یکم دسمبر ۱۹۰۰ء کو آپ نے ایک رسالہ اربعین تصنیف فرمایا تھا۔ اس میں آپ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ الہام یعنی تیئیس (۲۳) سالہ مدت (period) کو ایک سچے ملہم من اللہ کے صدق کیلئے معیار قرار دیا ہے اور مزید برآں اس معیار کے حق میں اپنا الہام بھی پیش کیا کہ تیئیس (۲۳) سالہ مدت ہی سچے ملہم من اللہ کے صدق کا معیار ہے۔ خاکسار ذیل میں اربعین رسالہ میں سچے ملہم من اللہ کیلئے بطور معیار حضورؑ کی بیان فرمودہ مدت کے متعلق کچھ عرض کرے گا۔

جھوٹے ملہم من اللہ کیلئے قرآن مجید میں وعید۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں فرماتا ہے۔

''وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ o فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ o'' (سورۃ الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اِس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اِس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اِن آیاتِ اِلٰہی کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ جھوٹے مدعی اِلہام کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''اِسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر اِفترا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۴ (دسمبر ۱۹۰۰ء) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

نوٹ۔ حضورؑ کے درج بالا حوالہ سے پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی جھوٹے ملہم من اللہ کو اُسکے جھوٹے اِلہامی دعویٰ کے ایک دن بعد، ایک سال بعد، دَس سال بعد، بیس سال بعد، ساڑھے بائیس (۲۲) سال بعد حتیٰ کہ اگر چاہے گا تو اُسے پونے تیئیس (۲۳) سال زندہ رکھ کر بھی ہلاک کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفتری علی اللہ کو تیئیس (۲۳) سال کی حد (limit) کراس نہیں کرنے دے گا بلکہ اس عرصہ کے اندر اندر اُسکی وتین کو قطع کر دے گا۔ حضورؑ اسی رسالہ میں آگے جا کر لکھتے ہیں:۔

''جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا۔ اور پھر الہام ہوا۔ قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت لو تقول علینا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں۔'' (ایضاً۔ ۴۳۶)

واضح رہے کہ صادقوں کو مخالفین اور کفار اَیذ یتیں دیا کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات اُنکے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور مصلحین شہید بھی ہوئے ہیں۔ اس میں ہماری دو (۲) رائے نہیں ہیں۔ لیکن دنیائے مذہب میں ہمیں کسی ایک صادق کی بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کفار کے ہاتھوں اُسکی شہ رگ قطع ہوئی ہو۔ جھوٹے مدعی اِلہام کی شہ رگ کا قطع ہو جانا اُسکے مفتری ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کیلئے یہ سزا مقرر کر چھوڑی ہے اور اِس سے کسی بھی متقی مسلمان کو مَفَر نہیں۔ اب قرآن مجید کی روشنی

میں زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات سے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے حلف اُٹھا کر جو دعویٰ مصلح موعود کیا تھا وہ دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا ۔اب سوال یہ ہے کہ آیا جناب خلیفہ ثانی صاحب مفتری علیٰ اللہ کے متعلق سورۃ الحاقۃ میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا قطع وتین کی زد میں آئے تھے یا کہ نہیں؟ خاکسار یہاں عرض کرتا ہے کہ متذکرہ بالا قطع وتین کا یہ قرآنی فرمان جناب خلیفہ ثانی صاحب کی ذات میں پورا ہوا اور تاریخ احمدیت میں یہ ایک ایسا منفرد واقعہ ہے جس سے کسی احمدی کیلئے اِنکار ممکن نہیں ۔ خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس سال بعد یعنی دس (۱۰) مارچ ۱۹۵۴ء کے دن آیاتِ مذکورہ بالا میں بیان فرمودہ وعید جس طرح پوری ہوئی اُس کی تفصیل مولوی ابُوالعطاء صاحب جالندھری مدیر ''الفرقان'' کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

خلیفہ ثانی کی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ۔''مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان (مُسمّٰی عبدالحمید ولد منصب دار قوم جٹ چک نمبر ۲۲۰ جج والا تھانہ صدر لائلپور (فیصل آباد) سابقہ وطن تھانہ کرتار پور تحصیل وضلع جالندھر) نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔((دراصل چاقو کا یہ وار گردن پر شہ رگ کے قریب نہیں پڑا تھا بلکہ اس سے شہ رگ قطع ہوگئی تھی۔ اِسکی تفصیل آگے آئے گی۔ ناقل))حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آ جانے کے باعث اِس مرتبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی بجائے چاقو اُسے جا لگا اور وہ زخمی ہو گیا۔ نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اُسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے۔۔۔۔ حضرت امام جماعت احمدیہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کیساتھ چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستہ میں اور سیڑھیوں پر خون مسلسل بہتا گیا، جس سے حضور کے تمام کپڑے، کوٹ، مفلر، سویٹر، قمیض، دو بنیانیں اور شلوار خون سے تر بہ تر ہو گئے۔ حضور کیساتھ چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے (خاکسار اُبوالعطا کے کوٹ، پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں) مکان پر پہنچ کر اِبتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی۔ اور زخم کو صاف کر کے اور ٹانکے لگا کر سی دیا۔ اِبتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون انچ گہرا اور تین انچ چوڑا ہے۔ لیکن جب رات کو لاہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح مُعائنہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سوا دو انچ گہرا اور شاہ رگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانکے لگا دیئے۔۔۔۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۱)

زخم شہ رگ کے قریب تھا یا کہ قطع وتین ہوگئی تھی۔؟ چاقو کا یہ زخم کافی لمبا اور گہرا تھا لیکن بعد ازاں دھیرے دھیرے یہ زخم وقت کیساتھ جلد مندمل ہوتا گیا۔ زخم کے مندمل ہو جانے کے باوجود خلیفہ صاحب ہمہ وقت بے چین رہتے تھے۔ حملہ کے ایک سال بعد اُنہوں نے اپنا مکمل چیک اَپ کروانے کیلئے یورپ جانے کا فیصلہ کیا۔ بعد ازاں یورپ میں زیورچ، ہمبرگ اور لندن کے چوٹی کے سرجنوں نے اِن کے زخم کا اِنتہائی جدید ایکس ریز کیساتھ تفصیلی معائنہ کیا۔ جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب کے درج ذیل حوالہ سے ظاہر ہے:۔

"He was examined very thoroughly by top experts in Zurich,Hamburg and London with such assistance as could be drawn from X-ray impressions,etc., and the unanimous conclusion was that the point of the knife had broken at the jugular vein and was embedded in it.The expert advice was that no attempt should be made to extricate it as the risk to his life involved in any such operation was too serious to be worth taking."(Ahmadiyyat,*the renaissance of Islam*-page No 332 / Tabshir Publications/1978)

''تینوں بڑے شہروں زیورچ، ہمبرگ اور لندن کے ماہر سرجنوں کی ایکس ریز کے ذریعے اُن کا معائنہ کرنے کے بعد متفقہ رائے یہ تھی کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک ٹوٹ کر شہ رگ میں دھنس گئی ہے۔ ماہرین کی یہ رائے تھی کہ اگر ٹوٹی ہوئی نوک شہ رگ سے نکالنے کی کوشش کی گئی تو مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے''۔

برادرم۔ لہٰذا اُنہوں نے شہ رگ میں دھنسی ہوئی یہ چاقو کی نوک نہیں نکالی۔ بعد ازاں دن بدن جناب خلیفہ ثانی صاحب کی صحت گرتی گئی۔ فالج بھی ہو گیا۔ شہ رگ پر حملے کے

گیارہ سال آٹھ ماہ تکلیف میں گزار کر بالآخر ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہوگئے۔ آگے جانے سے پہلے رسالہ اربعین سے حضورؑ کا ایک اور ارشاد نقل کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

''اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اِس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اِسی دنیا میں اِس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔'' (اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۳)

برادرم منیر احمد اعظم صاحب اور فاضل جمال صاحب۔ جیسا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مفتری علی اللہ (جھوٹا مدعی اِلہام) آنحضرت ﷺ کی طرح اپنے دعویٰ اِلہام کے بعد تیئیس (۲۳) سال کا زمانہ نہیں پا سکتا۔ اِسی طرح حضورؑ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ کو اللہ تعالیٰ نہ صرف ہلاک کرتا ہے بلکہ اسے سزا بھی دیتا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب شہ رگ پر حملے کے نتیجہ میں فوت نہیں ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بطور معجزہ ہلاکت سے بچا لیا تھا؟ تو جواباً عرض ہے۔۔۔

(اولاً) اگر کسی جھوٹے شخص کی شہ رگ کاٹ کر اللہ تعالیٰ اُسے موقعہ پر ہی ہلاک کر دے تو اِس سے مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہموں کو جو وعید سنائی ہے اُسکی غرض و غایت پوری نہیں ہوسکتی۔ وہ اس طرح کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت (بیشک یہ ہلاکت شہ رگ کے کٹنے سے ہی ہوئی ہو) کے بعد اُسکے مرید تو اُسے مظلوم امام یا شہید اور نہ جانے کیا کیا بناتے پھریں گے لہٰذا اِس طرح ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ بقول حضرت بانئے جماعتؑ ایسے مفتری کو نہ صرف تیئیس (۲۳) سال سے کم عرصہ میں ہلاک کرے بلکہ اُسے اذیت ناک سزا بھی دے۔

(ثانیاً) جناب خلیفہ ثانی صاحب اس حملہ کے فوراً بعد اگر ہلاک ہوجاتے تو پھر لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم کیلئے اپنی مقرر کردہ سزا کے مطابق اُسکی شہ رگ قطع کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت سے پردہ اُٹھانے کیلئے جناب خلیفہ ثانی صاحب کو موقعہ پر مرنے سے بچا کر اُنکے طبی معائنوں کے ذریعے قطع وتین کا یہ عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دکھا دیا۔ قطع وتین کے بعد وفات (۸ رنومبر ۱۹۶۵ء) تک اُنکی زندگی کوئی فعال زندگی نہیں تھی بلکہ سزا کے طور پر مغضوب اور مفلوج زندگی تھی۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

خوش کن اور بہترین انجام۔ یا۔ بد انجام۔؟؟؟ منیر احمد اعظم صاحب اور فاضل جمال صاحب۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کے بارے میں ایک اور اہم ثبوت کے ضمن میں عرض ہے کہ خلیفہ صاحب کے بقول آپ کو ۱۹۴۲ء میں آپکے خوش کن اور بہترین انجام کے سلسلہ میں ایک اِلہام ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِلہاماً فرمایا؛۔ مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتُحَسَنْ فِیْ وَقْتِ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہترین ہوگا۔ اس اِلہام میں مجھے حسنؓ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔'' (تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱)

واضح ہو کہ اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجے میں پہلے جناب خلیفہ ثانی صاحب پر قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں آپکی شہ رگ قطع ہوئی۔ بعدازاں وہ مفلوج ہوگئے۔ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اَپاہج ہو کر کم و بیش دس سال بستر مرگ پر پڑے رہے۔ زندگی کے آخری دس سالوں میں جماعتی اُمور سے عملاً لاتعلق رہے۔ بطور یاد دہانی دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ یہ بیانات اور تاثرات میرے نہیں بلکہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے ہیں جو آپ ہی کے جاری کردہ مؤقر روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(I) ''مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ پیشاب کیلئے بھی اِمداد کا محتاج ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔'' (الفضل ۱۲ راپریل ۱۹۵۵)

(II) ''۲۶ رفروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہوگیا۔ دماغ کا عمل معطل ہوگیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔'' (الفضل ۲۶ راپریل ۱۹۵۵)

(III) میں اِس وقت بالکل بیکار رہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔'' (۲۶ راپریل ۱۹۵۵ء)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے اِلہام کے مطابق کیا آپ کا انجام خوش کن اور بہترین انجام ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ جو ہر بات پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے نے خلیفہ ثانی کو خوش کن اور بہترین انجام کی بجائے بد انجام سے دوچار کر کے کیا اُنکے اِلہاموں کی حقیقت واضح نہیں کر دی؟ اور اس طرح جب خلیفہ ثانی صاحب کا اپنے انجام کے متعلق اِلہام نفسانی ثابت ہوگیا تو پھر آپکی خواب اور اس میں جو آپکو اِلہام ہوا تھا اُسکا کیا اعتبار ہے؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

مدعی مصلح موعود ثانی جناب منیر احمد اعظم صاحب کے ایک مخلص مرید جناب فاضل جمال صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان '' In defence of Hadhrat Khalifa

Sani(ra)-1‘‘میں لکھتے ہیں۔

"Janbah Sahib stakes his grand theory of *Zaki Ghulam* on the duration of the period in which Khalifa Sani was alive after making the declaration of being the *Musleh Maoud.*"

جنبہ صاحب اپنے زکی غلام ہونے کے عالیشان نظریہ کی بنیاد خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد کی مدت زمانہ پر استوار کرتے ہیں۔

الجواب۔واضح رہے کہ جس طرح ہمارے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے پہلے حیات مسیح ابن مریم کے غلط عقیدہ کو قرآن کریم کی رُو سے جھٹلا کر اپنے سچے دعویٰ مسیح موعود کیلئے راہ ہموار کی تھی بعینہ اس عاجز نے بھی پہلے قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قطعی طور پر جھٹلا کر اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہونے کے دعویٰ کی راہ ہموار کی ہے۔قارئین جانتے ہونگے کہ میرے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کے دعویٰ کی بنیادی کتاب جس کا نام نامی ہی ’’غلام مسیح الزماں‘‘ ہے۔یہ کتاب دو(۲)حصوں پر مشتمل ہے۔حصہ اوّل’’اِلہامی پیشگوئی کا تجزیہ‘‘ پر مشتمل ہے۔اس حصہ میں خاکسار نے قرآن کریم،زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات اور حضورؑ کے اپنے کلام کی رُو سے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قطعی طور پر جھٹلایا ہے۔حصہ دوم’’اِلہامی پیشگوئی کی حقیقت‘‘ خاکسار کے اِلہامی نظریہ(Virtue is God)پر مشتمل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس اِلہامی نظریہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام کی بیان فرمودہ مرکزی، اِلہامی، علمی اور قطعی نشانیوں کو اس عاجز کے وجود میں پورا فرمایا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

’’وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔‘‘

خاکسار کی یہ کتاب طبع شدہ موجود ہے اور’’جماعت احمدیہ اصلاح پسند‘‘ کی آفیشل ویب سائٹ (alghulam.com) پر آن ایئر بھی ہے۔قارئین کرام اس کتاب کا مطالعہ فرما کر موعود زکی غلام کی درج بالا نشانیاں کا اس عاجز کے وجود میں مشاہدہ کر سکتے ہیں۔جناب فاضل صاحب نے یہ فرما کر کہ’’جنبہ صاحب اپنے زکی غلام ہونے کے عالیشان نظریہ کی بنیاد خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد کی مدت زمانہ پر استوار کرتے ہیں۔‘‘خاکسار پر کتنا بڑا اتہام باندھا ہے۔خاکسار نے فاضل جمال صاحب کی بیان فرمودہ اس عاجز کے عالیشان نظریہ کی بنیاد یعنی دعویٰ مصلح موعود کے بعد جناب خلیفہ ثانی صاحب کی مدت حیات کا اپنی اولین کتاب’’غلام مسیح الزماں‘‘ میں قطعاً کوئی ذکر ہی نہیں کیا ہے۔قارئین میری کتاب کا مطالعہ کرکے اس حقیقت سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ہاں البتہ خاکسار نے بعد کی کتب اور مضامین میں خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد تیئیس (۲۳) سال سے کم عرصہ حیات اور آپکی قطع وتین کا بطور ضمنی دلیل کے ضرور ذکر کیا ہے۔کسی کے دعویٰ یا نظریہ سے متفق ہونا یا اختلاف کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے لیکن جب ہم کسی مدعی کے دعویٰ کے متعلق کوئی بات لوگوں کے آگے پیش کریں تو ہمیں کم از کم تقویٰ کیساتھ مدعی کے نظریہ کے متعلق سچ سچ بتانا چاہیے اور کسی بات کو بھی چھپانا نہیں چاہیے۔لیکن فاضل جمال صاحب نے اس عاجز کے دعویٰ کے متعلق’’جنبہ صاحب اپنے زکی غلام ہونے کے عالیشان نظریہ کی بنیاد خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد کی مدت زمانہ پر استوار کرتے ہیں۔‘‘فرما کر اس عاجز کے متعلق سفید جھوٹ بول کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اس بنیاد کا میرے دعویٰ سے متعلقہ کتاب غلام مسیح الزماں میں ذکر تک نہیں ہے۔

جناب فاضل جمال صاحب میرے مخلص پیروکار عزیزم منصور احمد صاحب کے کسی مضمون کے جواب میں اپنے اٹھارہ جون ۲۰۱۱ء کو لکھے گئے ایک مضمون میں اس عاجز کے متعلق لکھتے ہیں۔

"The Term "Satanic theory" was used in my essay to describe Janbah's theory to malign the reputation of Hadhrat Khalifa Sani (ra)"

حضرت خلیفہ ثانیؓ کی شہرت کو نقصان پہنچانے والے جنبہ کے نظریہ کو بیان کرنے کیلئے میں نے اپنے مضمون میں شیطانی نظریہ کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

"The description was indeed based on my clear conviction that the attempt to apply the Qur'anic principle regarding the punishment of false claimants of divine revelation in the case of Khalifa Sani is a satanic idea."

خلیفہ ثانی کے سلسلہ میں جھوٹے مدعیان ملہم من اللہ کی سزا کے ضمن میں قرآنی اصول کے اطلاق کی وجہ سے میں نے اِسے شیطانی خیال کہا ہے۔

الجواب۔کوئی بھی سچا ملہم من اللہ اپنے اِلہامی دعویٰ کے بعد آنحضرت ﷺ کا زمانہ اِلہام(نبوت کا زمانہ) (۲۳ سال) ضرور پائے گا اور مفتری علیٰ اللہ نہ صرف ایسا زمانہ نہیں

پاسکے گا بلکہ اُسکے اِلہامی دعویٰ پر تیئیس (۲۳) برس گزرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اُسکی قطعہ وتین کردے گا۔فاضل صاحب کو یاد رہے کہ یہ نظریہ اس عاجز کا نہیں ہے بلکہ مثیل مصطفیٰ، اُمتی نبی اور مجدد الف آخر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے یکم دسمبر ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی اپنی تصنیف اربعین نمبر ۴ میں تصنیف فرمایا تھا۔مزید برآں حضورؑ نے اس قرآنی نظریہ کی صداقت کی تائید میں اپنا اِلہام بھی بیان فرمایا تھا جس کا حوالہ خاکسار پہلے دے چکا ہے۔خاکسار کا ایمان ہے کہ اس موعود اُمتی نبی کا قرآنی فہم ساری اُمت کے فہم قرآن سے زیادہ تھا۔ فاضل جمال صاحب۔آپکا نام تو آپکے والدین نے فاضل رکھا تھا لیکن آپ اتنے اَن پڑھ واقع ہوئے ہیں کہ آپ کو اتنا بھی علم نہ ہو سکا کہ میں عبدالغفار جنبہ کی آڑ میں کس برگزیدہ انسان پر حملہ کر رہا ہوں۔کبھی نہ بھولنا کہ آپ کا اس قرآنی نظریہ کو شیطانی نظریہ کہنا اس عاجز پر نہیں بلکہ اُس برگزیدہ وجود پر حملہ ہے جس کو آپ اپنے مضامین میں حضرت احمد علیہ السلام لکھتے ہیں بلکہ اگر بنظرِ غور دیکھا جائے تو یہ حملہ اُس اعلیٰ و برتر ہستی پر ہے جس نے قرآن کریم کے نزول کے وقت اپنے برگزیدہ نبی ﷺ کے حوالہ سے سورۃ الحاقہ میں سچے مُلہم من اللہ کیلئے یہ معیار مقرر فرمایا تھا۔بہرحال آپکی یہ بے باکی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُسکے برگزیدہ اُمتی نبی اور مہدی و مسیح موعودؑ پر آپکے ایمان کی خوب قلعی کھول رہی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ پر رحم بھی فرمائے اور آپ کو ہدایت بھی بخشے آمین۔

اِختتامیہ۔منیر احمد اعظم صاحب۔آپکا مباہلہ کا چیلنج پڑھ کر اس عاجز کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپکا دینی علم اور بطور خاص پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں آپکا علم بہت سطحی ہے۔آپ کافی غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔آپ سے میری گذارش ہے کہ پہلے آپ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس غرض کیلئے میں آپ کو اپنی کتاب غلام مسیح الزماں پڑھنے کی استدعا کرتا ہوں۔اگر آپ میری دیگر کتب اور مضامین بھی پڑھ لیں گے تو یہ آپ کیلئے سونے پہ سہاگا ہو گا۔اگر آپ کو زیادہ اُردو نہیں آتی تو آپ کسی اُردو دان سے مدد حاصل کر لیں۔یہ آپ کیلئے بہت اچھا ہو گا کیونکہ آپکا مباہلہ کا چیلنج کافی نازک اور سنجیدہ معاملہ ہے۔آپ کافی لاعلم انسان ہیں اور آپ اس لاعلمی میں اس عاجز بلکہ اس صادق کیساتھ مباہلہ نہ کرتے پھریں اور یہ عاجز حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا موعود زکی غلام ہونے کے ناطے آپ کیساتھ ہمدردی رکھتا ہے۔عزیزم منصور احمد صاحب کیساتھ ساتھ میرے ایک اور پیروکار عزیزم سید مولود احمد صاحب نے بھی ای میلز کے ذریعہ آپ کو اور آپ کے پیروکار جناب فاضل جمال صاحب کو کافی سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ مخالف گروہوں میں متنازعہ امر کے سلسلہ میں مباہلہ آخری مرحلہ ہوا کرتا ہے۔مباہلہ سے پہلے بذریعہ عقلی اور نقلی دلائل مخالف پر اتمام حجت کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن آپ نے عزیزم سید صاحب کی بھی ایک نہ سنی اور آپکے ساتھی جناب فاضل جمال صاحب کا اُنہیں اپنی آخری ای میل میں بھی مباہلہ پر ہی اصرار تھا۔خاکسار نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ارشادات کے علاوہ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا ایک کھلا کھلا فرمان (النساء۔۶۰) بھی اسی واسطے آپکے آگے رکھا ہے تا کہ آپ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

پیشگوئی مصلح کے سلسلہ میں خاکسار کی طرف سے پیش کردہ قرآن کریم کی آیات اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اور اس عاجز پر عقلی اور نقلی دلائل کی اتمام حجت کیے بغیر آپ نے مباہلہ کا یہ جو چیلنج میری طرف بھیجا ہے یہ ایک زہر ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ یہ زہر کھائیں۔لیکن میری نصیحت کے باوجود اگر آپ اس عاجز کیساتھ مباہلہ کیلئے بضد ہیں تو پھر آپ اپنے مباہلہ کے چیلنج پر اپنے اور اپنے خاص مرید جناب فاضل جمال صاحب کے دستخط کروا کر میری طرف بھیج دیجئے۔جواباً خاکسار بھی اپنے آقا علیہ السلام کی پیروی میں مجبوراً اپنے اور اپنے ساتھی عزیزم منصور احمد صاحب کے دستخط کر کے آپکا مباہلہ کا چیلنج آپکی طرف بھیج دے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرنا۔خاکسار کی یہ ہرگز خواہش نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہلاک کرے بلکہ میں آپ کی اور آپکی جماعت کی ہدایت کا خواہشمند ہوں۔آپ مباہلوں کی بجائے اُٹھیں اور اپنے کثیر دعاوی سے کنارہ کشی کرتے ہوئے دین اسلام کی فتح اور غلبے کیلئے اس عاجز (موعود زکی غلام مسیح الزماں) کے انصاروں میں شامل ہو کر حصول رضائے باری تعالیٰ کیلئے جہاد کیجئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق بخشے آمین۔پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں آپکا جو موقف ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود اوّل تھے اور آپ مصلح موعود ثانی ہیں۔جماعت احمدیہ کا بڑا (main) گروپ یعنی جس کے سربراہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب ہیں وہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ خلیفہ ثانی ہی مصلح موعود اور موعود زکی غلام تھے۔آپکے کثیر دعاوی (خلیفۃ اللہ، رسول اللہ، نبی اللہ، مجدد صدی پانزدہم، سورۃ جمعہ کے مطابق مثیل مصطفیٰ اور مصلح موعود ثانی) کو وہ مانیں یا نہ مانیں لیکن آپکی طرح وہ یہ ضرور ایمان رکھتے ہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب موعود زکی غلام اور مصلح موعود تھے۔اسی طرح چوہدری غلام احمد صاحب جو کراچی میں ہیں وہ بھی آپکی طرح خلیفہ ثانی صاحب کے موعود زکی غلام اور مصلح موعود ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔اُنکا اپنا دعویٰ بھی محمود ثانی ہونے کا ہے۔اگر آپ نے اس عاجز کیساتھ مباہلہ کرنا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عدالت سے فیصلہ لینے پر آپ بضد ہیں تو خاکسار آپ کو مشورہ دیتا ہے کہ آپ اپنے مباہلہ کے چیلنج میں جناب خلیفہ مسرور احمد صاحب، محمود ثانی، لاہوری جماعت کا امیر اور ناصر احمد سلطانی کو بھی شامل کر لیں۔اس طرح میرے خلاف آپکی بددعاؤں میں کافی وسعت پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے خلاف آپ میں سے کسی کی بددعا تو سنے گا۔اگر مرزا مسرور احمد صاحب آپکے ساتھ شامل نہ ہوں تو جناب انصر رضا صاحب کینیڈا میں اُنکا ایک مرید ہے۔وہ بھی جناب خلیفہ ثانی صاحب کو سچا زکی غلام (مصلح موعود) سمجھتا ہے اور نعوذ باللہ اس عاجز کو اپنے دعویٰ (موعود زکی غلام مسیح الزماں) میں جھوٹا سمجھتا ہے۔اُسے کہیں کہ کم از کم وہ تو آپکے ساتھ شامل ہو جائے۔اسی طرح اگر لاہوری جماعت کا امیر اس مباہلہ میں آپکے ساتھ شامل نہ ہونا چاہے

تو آپ کوشش کریں کہ امریکہ میں اُنکی جماعت کا ایک اَن آفیشل (unofficial) نمائندہ جناب ملک مشتاق احمد صاحب آپکے ساتھ شامل ہوجائیں۔ اگر ملک مشتاق احمد صاحب کے نظریات میں کوئی سچائی ہےتو جناب منیر احمد اعظم صاحب نے اس عاجز کو مباہلہ کا چیلنج دے کر اُن کیلئے بھی ایک سنہری موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ اُنہیں چاہیے کہ میرے خلاف بددعاؤں میں وہ بھی منیر احمد اعظم صاحب کے ساتھ شامل ہوجائیں اور پھر آپ سب مل کر میرے خلاف خوب بددعائیں کرو۔ لیکن میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جس نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق اس عاجز کو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا موعودزکی غلام بنایا ہے وہ آپ سب کی بددعائیں آپ سب کے منہ پر مارے گا اور آپ سب بڑی حسرت و یاس کیساتھ اس دنیا سے کوچ کرینگے۔ اور اللہ تعالیٰ پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ سب بشارتیں اس عاجز کے وجود میں پوری فرما کر خاکسار کو تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَقْضِیًّا۔ ؎ یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ

اے میرے رَبّ! صادق اور کاذِب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ مصلح اور صادق کون ہے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ ادْفَعْ بَلَایَانَا وَ کَرُوْبَنَا وَ نَجِّ مِنْ کُلِ ھَمِّ قُلُوْبِنَا وَ کَفِّلْ خُطُوْبَنَا وَ کُنْ مَعَنَا حَیْثُمَا کُنَّا یَا مَحْبُوْبَنَا وَ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اِنَّا تَوَ کَّلْنَا عَلَیْکَ وَ فَوَّضْنَا الْاَمْرَ اِلَیْکَ اَنْتَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری بلاؤں کو دور فرما اور تکالیف کو بھی دور فرما اور ہمارے دِلوں کو ہر قسم کے غموں سے نجات بخش۔ اور کفیل ہو ہماری مصیبتوں کا اور ہمارے ساتھ ہو جہاں پر بھی ہم ہوں۔ اے ہمارے محبوب اور ڈھانپ دے ہمارے ننگ کو اور امن میں رکھ ہمارے خطرات کو ہم نے توکل کیا تجھ پر اور ہم نے تیرے سپرد کیا اپنا معاملہ تو ہی ہمارا آقا ہے دنیا میں اور آخرت میں۔ اور تو ارحم الراحمین ہے۔ قبول فرما اے ربّ العالمین!

ربّی سمیع و یریٰ و السّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعودزکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

۱۲ردسمبر ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆☆☆☆☆